Regd NO. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

۱۸ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۳ | ۱۵ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۲

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کئی روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ نقاہت بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احمد آباد میں پچاس ہزار مزدوروں کے بیکار ہو جانے کی توقع

احمد آباد ۱۳ جولائی۔ احمد آباد کی ملوں کے مالکوں نے اس ماہ کے آخر تک کپڑے کے تیس کارخانے بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کا انکشاف آج مل مالکوں کی انجمن نے وزیر لیبر مسٹر گلزاری لعل نندہ نے کیا۔ ان کارخانوں کے بند ہونے سے مزید پچاس ہزار مزدور بے کار ہو جائیں گے۔ اس مکتوب میں بوضاحت اس امر کا اظہار ہے کہ سات کارخانے تو فوری طور پر بند کئے جا رہے ہیں۔ جن سے گیارہ ہزار مزدور بیکار ہوں گے۔ باقی ۲۳ کارخانے بھی اسی ماہ کی بعض تاریخوں کو رفتہ رفتہ بند ہو جائیں گے۔

سنگھ سے پابندی اٹھانا ایک افسوسناک حرکت ہے

بمبئی ۱۳ جولائی۔ بمبئی کے مشہور سوشلسٹ رہنما مسٹر اشوک مہتہ نے راشٹریہ سیوک سنگھ پر سے پابندی اٹھا لینے کے اقدام کو ایک افسوسناک حرکت قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا راشٹریہ سیوک سنگھ کی ثقافتی سرگرمیاں بھی ہندوستان کی لادینی مملکت کے لئے مہلک ثابت ہوں گی۔ ہندوستان کی روز بروز بگڑتی ہوئی معیشی پوزیشن انہیں خطرناک حد تک بے چین کر دے گی۔ آپ نے کہا راشٹریہ سنگھ کو پھر قانون کے مطابق کر دینے کی حرکت بربادی کی حامل ہے۔

اگر ملازموں نے ہڑتال کی دھمکی کو عملی جامہ پہنایا تو مغربی بنگال کے ہسپتالوں کو بند کر دیا جائے گا

پنڈت نہرو کی تقریر والے جلسہ عام میں بم پھینکا گیا

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ آج جب ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کلکتے کے ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے تو پولیس کی ایک چوکی پر ایک بم پھینکا گیا جس سے دو پولیس کے سپاہی بری طرح زخمی ہوئے۔ حاضرین نے ایک شخص کو بم پھینکنے کے شبہ میں پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا۔ آج جب پنڈت نہرو گورنمنٹ ہاؤس سے آ رہے تھے اس راستے پر بھی ایک گھوڑ سوار سپاہی نے ایک شخص کو للکار کر پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بھرا ہوا پستول تھا۔ اس نے گرفتاری سے پہلے دو فائر کئے لیکن ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ کلکتے کے نواح سے چار اور مقامات پر بم پھینکنے کی خبریں آئی ہیں اور ان مختلف جگہوں پر بم پھینکنے کے سلسلے میں قریباً بارہ ۱۲ افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج کلکتے میں بعض پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ جن میں تشدد کی تلقین کی گئی تھی۔

آج حکومت مغربی بنگال نے ایک اعلان میں اس امر کی تنبیہ کی گئی کہ مغربی بنگال کے ہسپتالوں کے ملازموں نے جو ہڑتال کی دھمکی دی ہے اگر اس کے مطابق ہڑتال کی تو حکومت صوبے بھر کے ہسپتالوں کو جزوی یا کلی طور پر بند کر دے گی۔ اور ہسپتالوں کے مریضوں کو ان کے گھروں میں پہنچا دیا گیا ہے۔

طالبات کو وظیفے!

کراچی ۱۳ جولائی۔ بیرونی ممالک میں حصول تعلیم کیلئے جانے والی طالبات کو دیئے جانے والے وظائف کے بارے میں چھ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ جو وظائف کے دیئے جانے کے طریقوں اور تفصیلات پر غور کرے گی۔

کوئلہ کا معاملہ سلجھ گیا

کراچی ۱۳ جولائی۔ پاکستان کے شعبہ صنعت کے سیکرٹری مسٹر غلام فاروق نے جو کل بعض اشیاء کی آمد و رفت کے سلسلے میں بات چیت کرنے نئی دہلی گئے تھے بتایا کہ پاکستان و ہندوستان میں کوئلے کی آمد و رفت کا معاملہ تسلی بخش طور پر سلجھ گیا ہے اور تمام ضروری انتظامات طے پا گئے ہیں۔

بائیبل کی بلیک مارکیٹ

لندن ۱۳ جولائی۔ جاپان میں بائیبل کی مانگ اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ درجنوں بلیک مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہے۔ اس بات کا انکشاف گرجوں کی ورلڈ کونسل میں ولایات متحدہ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر سی۔ وی دان سن نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بعض نوجوان سستے داموں خرید کر تگنی چوگنی قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔

بمبئی ۱۳ جولائی۔ بمبئی کی کے۔ ایل۔ ایم۔ کمپنی کے جہاز کے ۴۴ ہلاک ہونے والے مسافروں میں سے اس وقت تک صرف ۴۰ کی لاشیں ملی ہیں۔ آج ٹاؤن ہال میں مرنے والوں کیلئے دعائے خیر مانگی گئی۔

پیغام مبارکباد

کراچی ۱۳ جولائی۔ پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرانس کی قومی تقریبات پر فرانس کے صدر کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ اس پیغام میں کہا گیا ہے کہ پاکستان آزادی۔ اخوت اور مساوات پر یقین رکھتا ہے اور انہی اصولوں پر چل کر بنی نوع انسان کو اعلیٰ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

درخت لگانے کی مہم پھر شروع ہو گئی

کراچی ۱۳ جولائی۔ پاکستان بھر میں پیر کے دن محکمہ جنگلات کی طرف سے درخت لگانے کا دن منایا جا رہا ہے۔ اس مہم کے ماتحت کم از کم بیس ہزار دیہات میں پچاس درخت فی گاؤں کے حساب سے لگائے جائیں گے۔ اس سلسلے میں بیج اور پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ان اشیاء کا انتظام ان علاقوں کے محکمہ جنگلات کے افسروں کی طرف سے کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ تقسیم پنجاب سے مغربی پنجاب میں صرف جنگلات کا قریباً ۱/۴ حصہ ہی رہ گیا تھا اور اس وقت صرف ۲۰۶ علاقے میں ہی جنگلات ہیں۔

ابھی نہیں

کراچی ۱۳ جولائی۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں اخباروں میں چھپنے والی اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا آئندہ اجلاس اگلے مہینے میں ہو رہا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ابھی تک اس کے انعقاد کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں نے واقعاتی فلم دیکھی

کراچی ۱۳ جولائی۔ کل کراچی میں عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں کو پاکستان کے پہلے سال کی واقعاتی فلم عربی زبان میں دکھائی گئی۔ جسکا ملاحظہ کرنے کے بعد عرب کے وزیر مختار السید الحمید الخطیب نے کہا۔ اسلامی ممالک میں قرآن کی زبان کے واسطے سے خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی یہ مستحسن کوشش لائق صد تحسین و آفرین ہے۔

کراچی ۱۳ جولائی۔ آج سندھ کی ڈویژنل بنچ نے سرحد کے نیشنلسٹ نظر بند کارکن قاضی عطاء اللہ کی درخواست رہائی اس وجہ سے مسترد کر دی کہ اس کی سماعت عدالت کے حلقہ اختیار سماعت سے باہر ہے۔

دو علیحدہ نشستوں کا مطالبہ

لاہور ۱۳ جولائی۔ مغربی پنجاب شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن نے الیکشن انکوائری کمیٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں کم از کم دو نشستیں اچھوتوں کے لئے وقف کی جائیں۔ ایک لائل پور کے ضلع میں۔ دوسری ضلع سیالکوٹ میں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ گذشتہ شام سے درد میں کمی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا اب بھی جاری رکھیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۴/۷

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

افریقن لوگوں کی طبائع میں اسلام کی طرف عام میلان پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ بالخصوص اسلام کی مساوات افریقہ کے حبشی کے لئے اپنے اندر اس قدر جاذبیت رکھتی ہے کہ وہ اس کے تصور سے ہی ایک عجیب بشاشت محسوس کرتا ہے برخلاف اس کے مغربی تہذیب کے گھناؤنے اثرات نے کالے اور گورے کے امتیاز کو اس قدر نمایاں کر دیا ہے کہ افریقہ کا حبشی عیسائیت سے دن بدن متنفر ہوتا جا رہا ہے۔ اسی لئے عیسائی مشن جو بظاہر بہت طاقتور معلوم ہوتے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ انجام کو پہونچتے جا رہے ہیں۔ اور اب وہاں ایک روحانی انقلاب کے لئے رفتہ رفتہ زمین تیار ہو رہی ہے۔ اس انقلاب کا سہرا بالآخر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے بھیجے ہوئے مجاہدین کے ہی سر ہوگا۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں کی ایک جھلک

میدان تبلیغ سے آئے ہوئے ایک مجاہد کے ذاتی مشاہدات و تاثرات

الفضل کے سٹاف رپورٹر سے

—(۲)—

عیسائیت کا انتہائی خطرناک حربہ

عیسائی مشنریز کے طریق تبلیغ پر کسی قدر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ چونکہ ابتدا میں یہ علاقہ تعلیم میں بہت پیچھے تھا اس لئے افریقن لوگوں کو عیسائیت کے جال میں پھانسنے کے لئے ان مشنریز نے ہمدردی کا ڈھونگ رچاتے ہوئے وسیع پیمانے پر سکول کھول دیئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بالخصوص مسلمان بچے حصول تعلیم کے شوق میں ان سکولوں میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اس طرح اگرچہ وہ تعلیم سے تو بہرہ ور ہوتے گئے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے مذہب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ مشنریز کی طرف سے اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں سکول قائم ہیں۔ جن میں نہایت سائینٹفک طریقے پر مسلمان بچوں کو عیسائیت کیطرف رغبت دلائی جاتی ہے۔ جو بچہ بھی ان سکولوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسے وہ اول دن سے ہی عیسائی شمار کرنے لگتے ہیں۔ اور دیکھنے میں بھی یہی آیا ہے۔ کہ چند سال کے اندر اندر بچہ درحقیقت عیسائی ہو جاتا ہے۔ الغرض مشن سکول عیسائیت کا انتہائی کامیاب حربہ ہیں۔ کیونکہ اس حال میں کہ بچہ ابھی ناسمجھ ہی ہوتا ہے۔ وہ اسے اسلام سے متنفر کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ہر سال ہزاروں مسلمان بچوں کو عیسائی بنا لیتے ہیں

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس حربہ کا مؤثر جواب

آپ نے فرمایا عیسائی مشنز کے اس حربہ کو ناکام بنانے کے لئے جماعت احمدیہ نے بھی انتہائی محدود ذرائع کے باوجود سکول قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اس وقت تک سیرالیون میں چھ سکول قائم ہو چکے ہیں۔ جن میں سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان اور عیسائی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جب سے ہمارے سکول قائم ہوئے ہیں عیسائیوں کو سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ کیونکہ ان کے سکولوں میں تعلیم پانے والے مسلمان طلباء ایک ایک کر کے ہمارے سکولوں میں داخلہ لیتے جا رہے ہیں۔ اور وہاں مسلمان طلباء کی تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ محض اسی بناء پر ان کے دو سکول بند بھی ہو چکے ہیں۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا فی الحال یہ سب پرائمری سکول ہیں۔ جن میں پہلی جماعت سے ساتویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم عیسائی مشنز کے اس انتہائی خطرناک حربہ کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس سے کہیں زیادہ تعداد میں سکول کھولنے پڑیں گے اور ان میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام بھی کرنا پڑے گا۔ چنانچہ آجکل یہ امر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بہر حال حسب توفیق اس وقت جو سکول جاری ہیں۔ ان کا انتظام اس قدر اعلیٰ ہے اور بالخصوص طلباء کی نگرانی کا اس قدر خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ بعض عیسائی والدین نے بھی اپنے بچوں کو ہمارے سکولوں میں داخل کرایا ہوا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ ہمارے حسن انتظام اور حسن تربیت کے بہت مداح ہیں۔ شہر "بو" کا ہمارا سکول اپنے حسن انتظام کی وجہ سے دور دور تک مشہور ہے۔ اور وہاں کا محکمہ تعلیم اسے ماڈل سکول قرار دے کر اس کی شہرت کو چار چاند لگا چکا ہے۔

طبقہ امراء میں احمدیت کا نفوذ

سیرالیون کے امراء کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت عوام میں ہی نہیں بلکہ امراء میں بھی مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ تین "چیف" احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور ان میں سے ایک خاص طور پر سلسلہ کے ساتھ بہت اخلاص رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے چیفوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے۔ جو احمدیت سے بہت متاثر ہیں۔ اور ہماری تبلیغی مساعی کو دل سے سراہتے ہیں۔ ان نوابوں کی طرف سے اکثر یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اپنے مبلغ ان کے علاقے میں بھیجیں۔ اور وہ انہیں ہر قسم کی سہولت مہیا کریں گے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عیسائی مشنریز کے خلاف حقارت کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ دوسرے افریقی باشندے بالتخصیص عربی سیکھنے کے بہت شائق ہیں۔ ہر چند ان کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اپنے محدود وسائل کی بناء پر ہر پیشکش کو قبول کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

مغربی افریقہ میں اسلام کا روشن مستقبل

افریقہ میں اسلام کے روشن مستقبل کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ طبائع میں اسلام کی طرف عام میلان پیدا ہوتا جا رہا ہے بالخصوص اسلام کی مساوات افریقہ کے حبشی کے لئے اس قدر جاذبیت رکھتی ہے کہ وہ اسکے تصور سے ہی اپنے اندر ایک عجیب بشاشت محسوس کرتا ہے برخلاف اسکے مغربی تہذیب کے گھناؤنے اثرات نے کالے اور گورے کے امتیاز کو اس قدر نمایاں کر چھوڑا ہے کہ افریقہ کا حبشی عیسائیت سے دن بدن متنفر ہوتا جا رہا ہے۔ اسی لئے عیسائی مشن جو بظاہر بہت طاقتور معلوم ہوتے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ اس حال میں اگر اسلام کو نہایت احسن طریق پر ان ممالک میں پیش کیا جائے جیسا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے تو وہ عیسائی اور بت پرست جو پادریوں کے زمیہ اثر اسلام کے نام سے بھاگتے رہے ہیں۔ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر افریقہ میں ایک روحانی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔

"وائٹ مینز گریو"

میری درخواست پر آپ نے وہاں کی سیاسی صورت حال پر بھی روشنی ڈالی اور اس ضمن میں ان الفاظ پر بالخصوص بہت زور دیا کہ وہ مغربی افریقہ جسے "وائٹ مینز گریو" (گورے فام لوگوں کی قبر) کہا جاتا تھا آج ابھی گورے فام لوگوں کے لئے جنت نشان بنا ہوا ہے اور اگر اسے قبر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے تو خود وہاں کے سیاہ فام لوگوں کے لئے نہ کہ یورپ کی گوری اقوام کے واسطے۔ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا سیرالیون کے شہری باشندے باقی دنیا سے کسی حال میں بھی پیچھے نہیں ہیں اور اب ان کے براعظم کو تاریک براعظم کے نام سے یاد کرنا سخت ناانصافی ہے۔ وہ اس نام کے استعمال کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور اس چیز کو قطعاً برداشت نہیں کرتے کہ کوئی تاریک براعظم کہہ کر ان کے جذبات کو ٹھیس لگانے کی کوشش کرے۔

آپ نے ان کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مہمان نوازی کے متعلق گذشتہ زمانے کی جو محیر العقول باتیں آجکل قصے اور کہانی کے طور پر بیان کی جاتی ہیں افریقہ کے دیہات میں آج بھی ایک زندہ حقیقت کا درجہ رکھتی ہیں۔ آپ نے ان کے اور بہت سے قومی خصائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لوگ اپنے بعض خصائل کے اعتبار سے اسلام کے ساتھ خاص مناسبت رکھتے ہیں

نسلی امتیازات مٹانے کی تلقین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین کی ہدایات کے ماتحت ۱۹۴۳ء میں تبلیغ اسلام کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے تھے آپ بعض بلاد اسلامیہ کے علاوہ انگلستان میں بھی ایک لمبا عرصہ مقیم رہے اور آپ کو مسلسل آٹھ سال تک سیرالیون مشن کے انچارج کی حیثیت سے مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اب آپ اپنی افریقن اہلیہ محترمہ کلیاتو جو "لو" کے امیر جماعت بشیر علی پوجو جر کی صاحبزادی ہیں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں اس بارے میں تمدنی اختلاف کے متعلق جب میں نے دریافت کیا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسلام کی خاطر یہ ایک ادنی سی قربانی ہے۔ آخر ابتدا میں جب عرب مبلغین افریقہ کے ان علاقوں میں آئے تھے تو وہ بھی شادیاں کر کے وہیں کے ہو رہے تھے اگر اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنا ہے تو پھر یہ تمدنی اور نسلی اختلافات مٹانے ہوں گے اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو ایک ہی صف میں کھڑا ہونا پڑے گا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۵ر جولائی ۱۹۴۹ء

اس زمانے کا مرض — فقدانِ روحانیت

(۲)

بے شک انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ لیکن یہ پیغام ہمیشہ شریعتی قوانین پر مشتمل نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شریعت تو صرف چند گنتی کے انبیاء علیہم السلام ہی لائے ہیں۔ ان میں سے اکثر پہلی شریعت پر ہی عمل کرانے کے لئے آتے رہے ہیں۔ جو انبیاء خود شریعت نہیں لاتے۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی ہدایت ہی لاتے ہیں۔ لیکن یہ ہدایت ان امور پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو موجودہ شریعت کے نفاذ کے لئے اشد ضروری ہیں۔ یہ ہدایت عملی ضابطہ ہوتا ہے۔ جس کے مطابق غیر تشریعی نبی اپنے زمانہ کے لحاظ سے موجودہ شریعت پر خود عمل کر کے دکھاتا ہے۔ اور ان لوگوں سے عمل کرواتا ہے۔ جن کی طرف وہ مبعوث ہوتا ہے۔ شریعت تو وہی ہوتی ہے لیکن پچھلے نبی سے لے کر اس کی اپنی بعثت تک جو تمدنی یا معاشرتی انقلاب ہو چکتا ہے۔ اور امتداد زمانہ کی وجہ سے عوام کے دلوں سے شریعت کا احترام جس قدر کم ہو چکا ہوتا ہے۔ ایسا نبی شریعت کے خاص پہلوؤں کو جن کو اللہ تعالےٰ ان خاص حالات میں نمایاں کرنا چاہتا ہے۔ اپنے نمونے سے نمایاں کرتا ہے۔

اس لحاظ سے سب نبی اسوۂ حسنہ کہلاتے ہیں خواہ کوئی نئی شریعت لائے۔ خواہ پہلی ہی شریعت پر عمل کرائے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے لئے جس کو اللہ تعالےٰ اسوۂ حسنہ بناتا ہے خاص قابلیتوں کا انسان ہونا ضروری ہے۔ علاوہ دیگر قابلیتوں کے اس میں سعید روحوں کو متاثر کرنے کی قابلیت بدرجہ اولےٰ ہونی چاہئے اس کی تمام زندگی ایک اعجازی زندگی ہوتی ہے۔ اعجازی سے یہاں ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اسکو بعض ایسی قابلیتیں دی جاتی ہیں۔ جو دوسرے انسانوں میں قطعاً نہیں ہوتیں۔ اور جو مافوق الفطرت ہوتی ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بشر میں جو فطری قابلیتیں اللہ تعالےٰ نے اپنی ودیعت کی ہیں وہ قابلیتیں ایک ایسے شخص میں جس کو دوسروں کے لئے بطور اسوۂ حسنہ پیش کیا جاتا ہے۔ بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ یہ قابلیتیں مافوق البشر نہیں ہوتیں ورنہ اسوۂ حسنہ بننے کا تمام کردار ہی بے فائدہ ثابت ہوگا۔ لیکن ایسے بشر میں یہ قابلیتیں اس کمال کی حد تک پیدائشی طور پر ہی موجود کر دی جاتی ہیں۔ کہ جس طرح ایک بیٹری کو پوری طرح چارج کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح ایک بیٹری اپنی فطری حد تک اور فطری توفیق تک چارج کی جا سکتی ہے۔ تاکہ وہ اپنا فرض ٹھیک طرح ادا کر سکے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام میں ایسی قابلیتیں اس حد کمال تک پیدائش ہی کے وقت رکھ دیتا ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ اللہ تعالےٰ کا کلام باحسن طریق وصول کر سکیں۔ اور دوسری طرف جو پیغام انہوں نے وصول کیا ہے۔ اسکو دوسروں تک باحسن طریق پہنچا سکیں۔

جو امر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کا پیغام سنکر صرف زبانی یا تحریری طور پر ہی سب کو پہنچا دینے پر اکتفا نہیں کرتے۔ اور ان کا فرض یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ اسکو الٰہی پیغامبر یا قاصد کہا جاتا ہے۔ مگر وہ معمولی قاصدوں کی طرح نہیں ہوتا۔ کہ بس صرف پیغام پہنچا دیا۔ اور ان کا کام ختم ہو گیا۔ بلکہ وہ دنیا میں ایک ماہر کی حیثیت سے بھیجے جاتے ہیں۔ جن کا حقیقی فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ جو پیغام وہ وصول کریں۔ اس کے مطابق خود عمل کر کے دوسروں کو اسکے مطابق عمل کرانا سکھائیں۔ جس طرح آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ بعض مشینیں بنانے والی فرمیں ایسے ماہرین بھی بھیجتی ہیں۔ جو ان کے خریداروں کو مشین چلانا اور اس سے کام لینا سکھاتے ہیں تقریباً اسی طرح اللہ تعالےٰ جو اپنے پیغامبر مبعوث کرتا ہے ان کو اسوۂ حسنہ بناتا ہے۔ اور غور سے دیکھا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے رسالتی فرائض میں سے سب سے بڑا اہم یہی فرض ہوتا ہے

اب یہ سمجھنا بالکل آسان ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں دوسروں کو متاثر کرنے والی قوت بدرجہ اتم ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب مخالفین سعید روحوں کو اُن کی طرف کھنچتا دیکھتے ہیں۔ تو کہنا شروع کر دیتے ہیں هٰذا سحرٌ مبین۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ پہلے تو معمولی اور ادنےٰ لوگ اس کے اردگرد جمع ہوتے تھے۔ لیکن اب آہستہ آہستہ بڑے بڑے آدمی بھی اس طرح کھنچتے جا رہے ہیں۔ تو وہ کئی کئی ایک توجیہیں کر کے اپنے دل کو تسلی اور دوسروں کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم یہاں ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے کہ مخالفین انبیاء علیہم السلام کی کامیابی کی کیا کیا توجیہات کرتے ہیں۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام میں دوسروں کو متاثر کرنے کی قوت بدرجہ کمال پیدائشی طور پر پائی جاتی ہے۔ اور یہ قوت اگرچہ الٰہی پیغام کی نوعیت کی وجہ سے اور بھی پُر اثر ہو جاتی ہے۔ مگر یہ معمولی بشری قوت ہی ہوتی ہے۔ جو دوسروں میں بھی حسب توفیق ضرور موجود ہوتی ہے۔ لیکن فرستادگانِ الٰہی میں ان کے کام کی نوعیت کی وجہ سے انتہائی حد تک پائی جاتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام میں یہ قوت اس حد تک پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دوسری سعید روحوں کو بھی ان کی حسب توفیق اپنی اس قوت کا حصہ دار بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ ان متاثر ہونے والوں میں جن میں یہ قوت دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ خود بھی اپنے اپنے پیمانہ کے مطابق اسوۂ حسنہ بن جاتے ہیں۔ نبی تو سراج منیر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی صحابہ کا نجوم بن جاتے ہیں۔ جس طرح سیارے آفتاب سے روشنی لے کر اپنے اپنے ماحول کو منور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے خاص صحابہ کرام بھی اس کے نور سے حصہ پاتے ہیں۔

اگر انبیاء علیہم السلام کی ذات میں دوسروں کو متاثر کرنے کی برقی قوت نہ ہوتی۔ تو اسے اسوۂ حسنہ کہنا ہی غلط ہوتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی بعثت کا کوئی فائدہ ہی نہ ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کی شریعت بے شک بڑی حکمتوں پر مبنی ہے۔ اس میں بہترین اصول بہترین طریق بیان سے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے بڑے مفید ہیں وہ اعلےٰ سے اعلےٰ عقل کے معیار سے بھی فائق ہیں۔ یہ سب کچھ درست ہے لیکن ~

بوئے گل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم

بے شک ایک پھول جو شمیم کی پوری دلاویزیوں کے ساتھ باغ میں کھلتا ہے۔ اگر نسیم اس کی شمیم کو مشام جاں تک نہ پہنچائے تو اس کے کھلنے کا فائدہ ہی کیا۔ اگر نبی میں اللہ تعالےٰ کے پیغام کو دوسری سعید روحوں میں منتقل کرنے کی قوت نہ ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ کا پیغام خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اس کا کیا فائدہ؟

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ یہ قوت ہوتی تو معمولی بشری قوت ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ نبی کا پیغام اللہ تعالےٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ اس قوت کو باوجود اسکے کہ وہ پیدائشی طور پر بھی دوسروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور بھی تقویت پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ تقویت کوئی معمولی نہیں ہوتی۔

ہم بعض باتوں کو نظر انداز کر کے صرف ایک چیز کو جو اس ضمن میں نہایت اہم ہے بیان کریں گے دراصل اس چیز کو اگر نبوت کی روح کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ یہ چیز کیا ہے یہ چیز اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ ایک نبی اللہ تعالےٰ کی ہستی کا مجسم ثبوت ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اپنے وجود سے دنیا کے سامنے باری تعالےٰ کی ہستی کا وہ ثبوت رکھتے ہیں۔ جس کو قرآن کریم میں حق الیقین کہا گیا ہے۔ ایسا ثبوت جس سے اوپر درجہ ثبوت کا کوئی نہیں ہے۔ انبیاء علیہم السلام پیدائشی طور پر اس لئے صادق و امین بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اس ثبوت کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ جب وہ دنیا کے سامنے اعلان کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سے کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو محسوس ہوتا ہے۔ تو سعید روحیں اس کے صادق اور امین ہونے کی وجہ سے اس کی شہادت کو ناقابل تردید شہادت مان لیں۔ یہی نہیں جیسا کہ ہم بعد میں بیان کریں گے۔ وہ اپنے صحابہ کرام کو بھی زندہ خدا کا یہ زندہ ثبوت محسوس کرا دیتے ہیں۔ اور ان کو بھی حق الیقین کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ صحابہؓ دراصل نبی کے ہی اعضا ہوتے ہیں۔ الغرض اس طرح دنیا میں اللہ تعالےٰ کے زندہ خدا ہونے کی بہترین شہادت جس سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں قائم ہو جاتی ہے۔

ہم نے عرض کیا ہے کہ یہ چیز دراصل نبوت کی روح ہوتی ہے۔ کیونکہ سعید روحوں کو متاثر کرنے کے لئے یہ چیز انتہائی اثر رکھتی ہے۔ دراصل یہی چیز ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کا ذاتی قرب (personal contact) وہ اہمیت اور افادیت کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ جس کے لئے سلسلہ رسالت جاری کیا گیا ہے۔

ہم یہ سوال بعد میں لیں گے کہ یہ باری تعالےٰ کے وجود کی شہادت یہ حق الیقین کے درجہ کا ثبوت اسلام کی تاریخ میں کس طرح اور کس حد تک مؤثر و قائم چلا آیا ہے۔ یہاں ہم صرف اس پہلو کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا اس قسم کی شہادت کا قیام دنیا کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔ اس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ باری تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت دنیا کی حقیقی بہبودی کے لئے نہایت اہم ہے۔ غور کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ انسانی روح کی سب سے بڑی اور مرکزی تمنا یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا ذاتی مشاہدہ کر سکے۔ پھر جو چیز اتنی اہم ہے اور انسانی بہبودی کے لئے اتنی مفید ہے کیا اللہ تعالےٰ اسکو یونہی ختم کر سکتا ہے۔ کیا وہ اپنی ذات کے متعلق حق الیقین کے درجہ کا ثبوت پیش کرنے کے ایک ہی ذریعہ کو مسدود کر سکتا ہے؟ (باقی)

روزہ کے تارک اصحاب کی خدمت میں

(از عبدالحمید صاحب آصف)

بعض اصحاب ایسے ہیں۔ کہ ان پر روزہ فرض ہے۔ مگر وہ روزہ نہیں رکھتے۔ ایسے اصحاب سے بعض باتیں عرض کی جاتی ہیں:۔

(۱) جو شخص روزہ رکھ سکتا ہے۔ مگر نہیں رکھتا۔ اسکی بڑی وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ روزہ رکھنے میں کیا فوائد ہیں۔ اور نہ رکھنے میں کیا نقصان۔ اگر اسے یہ معلوم ہوتا۔ اگر اسے یہ یقین ہوتا۔ کہ روزہ رکھنے سے وہ دولت ملتی ہے۔ جس کا نام تقویٰ ہے۔ روزہ رکھنے سے دعائیں مانگنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور دعاؤں میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے اخلاق سنورتے ہیں۔ روزہ رکھنے سے مصائب اور بھوک اور پیاس کی برداشت پیدا ہوتی ہے۔ روزہ رکھنے سے ان غریبوں کے دل کی دھڑکنیں سنائی دیتی ہیں۔ جن کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ تو یقیناً وہ مرنا قبول کر لیتا۔ مگر روزہ نہ چھوڑتا۔

اگر اسے یہ معلوم ہوتا۔ کہ روزہ نہ رکھنے سے وہ تقویٰ کی دولت سے محروم ہو جائے گا۔ اسے نہ دعائیں مانگنے کی توفیق ملے گی۔ اور نہ ہی ان میں اثر پیدا ہوگا۔ اس کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوگا۔ غریبوں۔ بھوکوں کا احساس اس کے دل سے مٹ کر اس میں غریبوں سے استغنا اور لاپرواہی پیدا ہو جائیگی۔ اور اس میں مصائب کے سہارنے کی طاقت مفقود ہو جائیگی۔ تو پھر بھی وہ روزہ نہ چھوڑتا۔ اور اسے روزہ چھوڑنا زہر کھانے کے مترادف معلوم ہوتا۔

(۲) بے روزوں کا طبقہ یہ بھی کہتے سنا گیا ہے۔ کہ گرمیوں کے روزے اتنے مشکل ہیں۔ کہ رکھنے کی تاب نہیں۔ انہیں کم از کم اپنے اردگرد نگاہ دوڑانی چاہیئے۔ کہ کیا ان کے وہ ساتھی جوان جیسے ہی ہیں۔ اور بعض ان سے صحت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ وہ روزے رکھ رہے ہیں یا نہیں۔ جب ان جیسے دوسرے لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں۔ تو ثابت ہوا۔ کہ ان کا روزہ نہ رکھنا روزوں کے مشکل ہونے کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ رکھنا ہی نہیں چاہتے۔ اگر وہ روزہ رکھنے تو آسانی سے رکھ سکتے تھے۔

(۳) اگر ان روزہ سے محروم رہنے والوں سے یہ شرط کی جائے کہ اگر وہ روزہ رکھیں۔ تو روزانہ شام کو ان کو اتنے روپے دیئے جائیں گے۔ یا ان کو فلاں عہدہ دیا جائے گا۔ تو غالباً ان میں سے اکثر روزہ رکھنا شروع کر دیں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مغربیت نے مادہ پرستی لوگوں کے ذہنوں میں اس قدر راسخ کر دی ہے۔ کہ جب تک کسی کام کے بدلہ میں کوئی نقد چیز نہیں مل جاتی۔ لوگ اس کام کو کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔

کاش اگر ان لوگوں کو معلوم ہوتا۔ کہ روزہ رکھنے سے خدا تعالےٰ کا قرب ملتا ہے۔ علم اور عرفان کی باریک راہیں کھولی جاتی ہیں۔ شکر گذاری کا مادہ پیدا ہوتا۔ ذکر الٰہی کی توفیق ملتی ہے۔ تو وہ روزہ نہ رکھ کر ان قیمتی خزانوں سے محروم نہ رہتے۔

وہ روزہ کو اس کی شرائط کے مطابق رکھ کر اس نسخہ کو آزماتے تو سہی۔ اب بھی موقع ہے۔ دوستو اپنی اصلاح کرو۔ جو پہلے ہو چکا ہو چکا۔ اب اپنی کمریں کس لو۔ عہد کرو عزم صمیم پیدا کرو۔ اور رمضان کے روزے اگر آپ پر فرض ہیں۔ تو رکھنے شروع کرو۔ روزے شرائط کے مطابق رکھو۔ پھر دیکھو۔ آپ کی روحانیت میں کس قدر اور کتنی جلدی ترقی ہوتی ہے۔

(۴) اکیلا مسافر تھک جاتا ہے۔ مگر جب ساتھ اور بھی ہم سفر ہوں۔ تو تھکان بہت کم ہوتی ہے۔ رمضان میں روزے سے جب آپ کے دوسرے ساتھی بھی رکھ رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ بھی ان کے ساتھ اس بابرکت مہینہ کی برکات سے حصہ لیتے۔ آپ کا یہ خیال کہ گرمیوں کے روزے رکھے نہیں جاسکتے۔ بھوک اور پیاس کی شدت برداشت نہیں کی جاتی ان روزوں کی بجائے سردیوں میں روزے رکھ لیں گے جب دن چھوٹے ہوں گے اور ٹھنڈک ہوگی۔ ایک خیال خام اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی آپ منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس رستہ پر چل کر جس کے آخر میں خدا نہیں ہے۔ آپ خسران کے گڑھے میں گریں گے۔ اور حسرت اور ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا

(۵) آپ یہ جانتے ہیں۔ کہ انبیاء کے زمانہ میں جو قربانیاں کی جاتی ہیں۔ ان کی اہمیت ان قربانیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جو انبیاء کے زمانہ کے بعد یعنی جب الٰہی جماعتیں طاقت پکڑ جاتی ہیں۔ کی جاتی ہیں۔ اسی طرح آپ کو یہ جانتے ہوئے کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیئے۔ کہ رمضان کے مہینہ کو انبیاء کے زمانہ سے مشابہت ہے۔ رمضان کا ایک روزہ اور بغیر رمضان کے ساری عمر کے روزے برابر نہیں ہو سکتے۔ کاش! آپ دوستوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور اسی گھڑی توبہ کریں۔ اور باقی رمضان کا ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں۔ اور خدا تعالےٰ کے آگے گریہ وزاری کر کے اسکی رحمت کو جوش دلائیں۔ تا آپ کی غلطی کے دھبے دھل جائیں۔

(۶) آخری بات یہ ہے۔ کہ آپ احمدی ہیں۔ آپنے حقیقی اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ باتوں سے لوگ اتنا اثر نہیں پکڑا لیتے جتنا کہ نمونہ سے۔ آپ بے روزہ رہ کر کئی آدمیوں کی ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اور خدا تعالےٰ کا خوف اپنے دل میں پیدا کریں۔ اور اپنے آپ کو سچے احمدی ثابت کرتے ہوئے رمضان کے باقی سارے روزے رکھیں۔ کیونکہ صبح کا بھولا اگر شام کو بھی گھر واپس آجائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہا جاتا۔

اے میرے خدا تو ان لوگوں کے دلوں میں جو روزہ نہیں رکھتے روزہ کی محبت ڈال۔ اپنی محبت ڈال۔ کیونکہ تیری محبت کی کمی کی وجہ سے ہی عمل میں کمزوری آتی ہے۔ اے میرے خدا ہم میں کوئی بھی بے روزہ نہ ہو۔ تا ہم دنیا کو یہ دکھا سکیں کہ ہم صرف باتوں سے ہی اسلام کی سچائی پیش نہیں کرتے۔ بلکہ اسلام کو اپنے نفوس پر وارد کر کے اپنے نمونہ سے بھی یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اسلام ہی ایک سچا دین اور حکیم خدا کی طرف سے آخری مذہب ہے جو انسان کی روحانی ترقی کا نزدیک ترین رستہ ہے۔ آمین۔

مقدس چادر

(ترجمہ از جناب مرزا عطاء اللہ صاحب)

اٹلی کے شہر ٹیورن کے ایک گرجے میں سوتی کپڑے کی ایک سفید چادر متبرک کے طور پر محفوظ ہے۔ یہ چادر چار فٹ لمبی ہے۔ اس پر انسانی جسم کے وہ تمام نقوش نمایاں ہیں جو ننگے جسم پر زور کے ساتھ لپیٹے جانے کی وجہ سے آجاتے ہیں۔ اس کی نسبت اعتقاد یہ ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ کے جسم کو اس چادر میں لپیٹ کر اس عارضی قبر میں رکھا گیا تھا جس میں سے اٹھ کر وہ آسمان پر چلے گئے یا جس میں رکھ کر ان کے زخموں پر مرہم وغیرہ لگتی رہی۔ ایک مدت تک تو یہی خیال کیا جاتا رہا کہ چادر پر یہ نقوش چودھویں صدی کے کسی فن کار کا کام ہے۔ لیکن دوسری جنگ عظیم سے پیشتر اٹلی اور فرانس کے دو تحقیقاتی کمیشنوں نے سائنس جدیدہ کی روشنی میں اس چادر کی اصلیت کے متعلق جو تحقیقات کی ہے، اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ یہ نقوش فن کاری کا عجوبہ نہیں ہیں بلکہ ایسے انسانی جسم کے نقوش ہیں جو اس میں لپیٹے جانے کے وقت شدید کمزوری اور غنودگی کے باعث جو کرب اور تکلیف کا نتیجہ تھی پسینے اور خون میں شرابور تھا اور یہ وہی حالت ہے جو صلیب سے اتارے جانے کے وقت حضرت مسیح ناصریؑ کے جسم کی تھی۔

اس چادر پر جب جدید فوٹو گرافی کا عمل کیا گیا تو اس کے نقوش اور لکیریں اسی طرح نمایاں ہو گئیں جس طرح منفی فوٹو گرافی کے عمل کے سامنے روشنی اور تاریکی کے مقام علیحدہ علیحدہ نظر آجاتے ہیں۔ چونکہ منفی فوٹو گرافی کا علم انیسویں صدی کی ایجاد ہے اس لئے یہ سمجھی گمان نہیں کیا جا سکتا کہ چادر کے نقوش کسی فن کار کے برش کی تخلیق ہیں۔ نقوش ایسے طور پر منفی رنگ میں بنائے ہوئے ہیں کہ جو آج بھی کسی پینٹر کے احاطۂ علم میں نہ آسکے۔ جب ان نقوش کو فوٹو کی روشنی میں اجاگر کیا گیا تو جسم کی قدرتی تخلیق پورے طور پر نمودار ہو گئی۔

سوربان کی لیبورٹری میں پے در پے تجربات کرنے کے بعد کمیشن کے سیکرٹری جنرل پال وگنن ڈاکٹر آف سائنس اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چادر پر نقوش کا گہرے ثبت ہو جانے کا باعث جسمانی بخارات ہیں جو زخموں کی وجہ سے تکلیف اور بے چینی کے ساتھ مصلوب انسان کے جسم سے اٹھتے تھے۔

چادر کے بعض مقامات کا زرد زرد نظر آنا کے سفوف کی وجہ سے ہے جو خون کو بند کرنے اور پسینہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی گیس کو بے ضرر بنانے کے لئے اس پر چھڑکا گیا تھا۔ جسم کے جس حصے سے خون ٹپک رہا تھا اس کے نقوش چادر پر نمایاں ہیں۔ جہاں جہاں میخیں ٹھونکی گئی ہیں فوٹو نے انہیں روشن کر دیا ہے۔ ہاتھ میں کیل ٹھونکے جانے کی صورت عام تصویروں میں نظر آنے والی صورت کے برعکس ہے۔ تصویروں میں تو ہاتھوں کے وسط میں میخیں ٹھونکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مگر اس چادر کی عبارت سے نظر آتا ہے کہ ہاتھوں میں میخیں کلائیوں کے عین ان مقامات سے گذاری گئی ہیں جہاں صلیب پر لٹکائے جانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ چادر کے نقوش یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اس انسان کے سر ماتھے پر اور کندھوں پر ایسی خراشیں ہیں جو کانٹوں کے چبھنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کے دائیں پہلو میں بھی ایک ایسا زخم ہے جو برچھی یا بھالے چبھونے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ دونو پاؤں ایک ہی بڑی میخ سے چھید ے جانے کی گواہی دیتے ہیں۔

کمیشن کی رپورٹ میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اگرچہ اس چادر کو مسیح تک پہنچانے کا صحیح روایتی تاریخی ثبوت ہمیں حاصل نہیں ہو سکا۔ مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ صلیب کے واقعہ کے بعد ابتدائی چند صدیوں میں اس امر کو یہودیوں کی یورش کے خوف سے ظاہر نہیں کیا گیا۔ پھر پانچویں صدی میں اس کا ذکر تاریخوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ۱۳۳۵ء میں صلیبی جنگوں کے موقعہ پر لارڈ جیوفری ڈی چارنی کے ہاتھوں اس چادر کا فرانس میں پہنچنا اور وہاں سے اٹلی میں آنا مسلسلہ وار تاریخوں میں مرقوم ہے۔

خون کے دھبوں کا تجزیہ کرنے کے بعد دونوں کمشنوں کے ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد مسیحؑ کے پہلو میں بھالا مارے جانے پر اس کی پسلی سے خون و عرق نکلا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ باوجود بعض مشکلات کے پوری طرح حل نہ ہونے کے جس طرح کی چھان بین ہم نے موجودہ علوم کے ماتحت کی ہے ہم اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ اس چادر پر جس انسانی جسم کے نقوش پائے گئے ہیں وہ سوائے مسیح ابن مریمؑ کے جسم کے اور کسی کا جسم نہیں ہے۔

(ریڈرز ڈائی جیسٹ اپریل ۱۹۴۹ء)

ربوہ میں درس القرآن کے تیسرے حصّہ کا آغاز

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے قرآن کریم کے درس کا تیسرا حصہ مکرم قریشی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تیرھویں سپارے سے دینا شروع کیا۔ قریشی صاحب موصوف انشاء اللہ العزیز انیسویں سپارے کے اختتام تک درس دیں گے۔ حاضری اوسط درجے کی رہی۔ عورتوں اور مردوں کی تعلیم القرآن کلاس کے طلباء اور طالبات درس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت

قادیان کی تازہ ڈاک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ کا انتظام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

۱۔ قادیان سے آئے ہوئے تازہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دوست خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ البتہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انگزیما کی وجہ سے بیمار رہے ہیں۔ اور گزشتہ ایام میں زیادہ تکلیف رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھائی چودھری عبد الرحیم صاحب بوجہ تقاضائے عمر کمزور ہو رہے ہیں۔ ان ہر دو اصحاب کے لئے جن میں سے مکرم بھائی صاحب نہایت پرانے اور مخلص بزرگوں میں سے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب واقف زندگی مخلص کارکن ہیں۔ دعا فرمائی جائے۔

۲۔ قادیان سے یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ جب انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ علالت کے متعلق میری تار پہنچی۔ تو فوراً سب دوستوں کو جمع کر کے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور صدقہ اور امداد غرباء کے لئے دو سو روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ اور تین بکرے ذبح کرائے گئے۔

۳۔ امیر جماعت قادیان نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ قادیان میں ایک غیر مسلم پناہ گزین نے اصرار کے ساتھ درخواست کی ہے کہ اس کے لئے دعا کی تحریک کرائی جائے۔ کہ اس کی شراب کی عادت چھوٹ جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے قادیان میں ہمارے دوستوں کا دینی اور اخلاقی اثر مخالف ماحول کے باوجود شریف طبقہ میں ترقی کر رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اس غیر مسلم پناہ گزین کی شراب کی عادت چھوٹ جائے۔ تاکہ یہ اس کے لئے مزید تقویت کا موجب ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۱۳/۷/۴۹

تعمیر دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ (ربوہ) کے لئے چندہ کی اپیل

(از صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ)

اس یار لامکانی کو کسی مکان کی حاجت نہیں۔ ہر مکان اور ہر مکانی اس کا محتاج ہے۔ پھر بھی اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاتھوں سے بیت اللہ کی بنیادیں بلند کروائیں۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے کہ "جعلت لی الارض مسجدا" امت مسلمہ میں ہر گلی کوچے میں مسجدیں بنوائیں۔ اس لئے تا ہمیں یہ سبق حاصل ہو۔ کہ اس مادی دنیا میں مادی وسائل کے بغیر کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ تا ہمیں یہ سبق بھی حاصل ہو۔ کہ عمارتیں روحانی اور دنیوی تحریکوں کے لئے ایک مرکز کا کام دیتی ہیں۔ اسی حکمت کے مد نظر مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک کافی بڑی رقم خرچ کر کے قادیان میں اپنا مرکزی دفتر تعمیر کروایا تھا۔ جو عارضی طور پر ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ مگر ہم اپنے کام کو عارضی طور پر بھی بند نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عارضی مرکز ربوہ میں اپنا ایک دفتر تعمیر کروائیں۔ لجنہ اماء اللہ اپنے دفتر ربوہ کے لئے تقریباً چالیس ہزار روپیہ کی رقم اس وقت تک جمع کر چکی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان سے پیچھے رہیں۔

پس میں اپنے تمام دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ کم سے کم وقت میں پچاس ہزار روپے کی رقم جمع کرنے کی کوشش کریں۔ ہم نے ایک عام اندازہ کے مطابق اس رقم کو مندرجہ ذیل حلقوں پر تقسیم کیا ہے۔

حلقہ	رقم	حلقہ	رقم	حلقہ	رقم	حلقہ	رقم
ضلع لاہور	4000/-	گوجرانوالہ	2000/-	گجرات	1000/-	مجلس عاملہ مرکزیہ	1000/-
شیخوپورہ	3500/-	منٹگمری	2000/-	دیگر اضلاع پنجاب	500/-	طلبہ کالج لاہور	1000/-
لائل پور	3000/-	جھنگ	2000/-	مشرقی پاکستان	1000/-	متفرق عطایا	8500/-
سیالکوٹ	3000/-	سرگودھا	2000/-	جماعت ہائے بیرون پاکستان	10000/-		

چونکہ اس سال میں اپنی عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ سے نکل کر انصار میں شامل ہو رہا ہوں۔ اور میرے دل میں شدید خواہش ہے۔ کہ میرے زمانۂ صدارت میں یہ تمام رقم جمع ہو کر پہلے ہی دن سے نیکی اور تقویٰ پر اس مرکزی دفتر کی بنیادیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے رکھی جائیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست میری اس ذاتی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش فرما کر مجھے ذاتی طور پر بھی ممنون فرمائیں گے۔ خدا ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور یہ عمارت جسے ہم اس دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے کھڑا کر رہے ہیں۔ ہمیشہ نیکی کے پھیلانے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا مرکز بنی رہے۔ اللّٰھم آمین وباللہ التوفیق۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا بسبب — مولوی محمد منیر صاحب واقف زندگی کی اہلیہ اور خاکسار کی اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ اور نیز مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی مبلغ سماٹرا کا ایک طویل عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا ہم سب کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں:۔ (محمد صدیق کاتب 3 میکلیگن روڈ لاہور)

مھدی کا زمانہ

(از ملک فضل کریم خاں صاحب لاہور)

ایک معزز دوست نے سوال کیا ہے۔ کہ کہاں لکھا ہے کہ مہدی کا زمانہ چودھویں صدی ہی ہے؟ اپنے معزز بھائی کی آگاہی کے لئے اختصاراً عرض ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا ایک بڑا کام "کسر صلیب" بتایا ہے۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ مہدی اس وقت آئے گا۔ جب کہ عیسائی مذہب کا بڑا زور ہوگا۔ کیونکہ عیسائی ہی ایسے لوگ ہیں۔ جو صلیب کے پرستار ہیں۔ اس زمانہ میں مسیح اور مہدی آ کر اپنے براہین اور دلائل سے صلیبی تعلیم کا شہ دور کرے گا۔ کیا یہی وہ زمانہ نہیں۔ کیا عیسائیوں نے اپنی تبلیغ سے لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی نہیں بنا لیا؟ کیا اب بھی کسی مسیحا نفس کی ضرورت نہیں؟ کیا یہی وہ زمانہ نہ تھا۔ جب کہ لوگوں نے پکار پکار کر حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں کہا سے

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر\
تم مسیحا بنو خدا کے لئے!

علاوہ ازیں پارہ ۳۰ کی سورت تکویر کو اگر غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو بیشمار پیشگوئیاں مہدی کے زمانہ سے متعلق ملتی ہیں۔ اور متعدد علامات مہدی کے زمانہ کی پوری ہو چکی ہیں۔ صحیح رہنمائی کا کام دیتی ہیں۔ مثلاً ستاروں کا مکدر ہونا۔ اونٹوں کا بیکار ہو جانا۔ دریاؤں کا چیرا جانا۔ پہاڑوں کا اڑا دیا جانا۔ مختلف لوگوں کا آپس میں میل ملاپ۔ صحف کا کثرت سے شائع ہونا۔ آسمانی علوم کا معلوم کیا جانا۔ وحشی قوموں کا متمدن ہونا۔ زلزلوں کا کثرت سے آنا۔ زمین سے معدنیات کا نکلنا۔ طاعون کا پھیلنا۔ تار ٹیلیفون ریڈیو کا ایجاد ہونا۔ مسافت ارض کا بآسانی طے ہونا۔ ریل موٹر۔ ہوائی جہاز۔ سٹیمر وغیرہ سواریوں کا ایجاد ہونا۔ دجالی فتنے کا یعنی عیسائی مذہب کا غلبہ ہونا۔

یہ سب علامات معہ دوسری علامات کے پوری ہو کر ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اس وقت سے پہلے مہدی کو آ جانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ آنے والا آ چکا۔ نہ صرف مسلمانوں کو ہی اس کی تلاش کی ضرورت ہے۔ بلکہ ہندوؤں عیسائیوں وغیرہ کو بھی اس کی تلاش کرنی ضروری ہے کیونکہ ان کی مذہبی کتب میں بھی ایک آنے والے کا ذکر موجود ہے۔ اور ان کے ہاں بیان کردہ علامتیں بھی پوری ہو چکی ہیں۔ اس تمہید کے بعد میں ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ جس نے بالکل وقت کا تعین کر کے صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ چودھویں صدی ہی امام مہدی کے ظہور کا وقت ہے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا آیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی اور کے لئے وہ نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو رمضان کے مہینے چاند گرہن لگے گا۔ اور سورج گرہن کی تاریخوں میں درمیانی تاریخ کو اسی رمضان کے مہینہ میں سورج گرہن لگے گا۔ (دار قطنی ص ۱۸۸)

اس حدیث کے مطابق جب بھی یہ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ وہی وقت امام مہدی کے ظہور کا ہوگا۔ کیونکہ یہ نشان امام مہدی کے ساتھ مخصوص ہیں اور بتلایا گیا ہے کہ جب سے زمین اور آسمان پیدا ہوئے ہیں۔ یہ نشان کسی اور کے وقت ظاہر نہیں ہوں گے۔ یہ صرف مہدی کے زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں ان نشانوں کا ظاہر ہونا ثبوت ہوگا۔ اس بات کا کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں۔ کیونکہ یہ نشان بطور گواہ کے ہیں۔ ان نشانوں نے ظاہر ہو کر اس کی صداقت کی گواہی دینا ہے۔ اور اس کے زمانہ کی تعیین کرنا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نشان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ۱۳۱۱ھ میں مقررہ تاریخوں میں اور شرائط کے مطابق ظاہر ہو چکے ہیں۔ ۱۸۹۴ء میں بمطابق ۱۳۱۱ ہجری چاند کو ۱۳ تاریخ کو اور سورج کو ۲۸ تاریخ کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگ چکا ہے۔ اور دونوں نے منخسف ہو کر زبان حال سے گواہی دے دی۔ کہ سچا مہدی اپنے وقت پر آ گیا ہے۔ اور آنے والے نے خود آ کر فرمایا سے

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت\
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

نیز فرمایا سے

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر\
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

مبارک ہیں وہ جو وقت کو پہچانیں۔ اور خدا کے فرستادہ کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کریں:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے صدقہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے حضور کی بیماری کی خبر ملنے پر فوراً صدقہ کا انتظام کیا۔ چنانچہ ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور کچھ نقدی بھی مساکین میں بانٹی اور حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے دعاجو: قریشی محمد حنیف

کیا آپ جانتے ہیں؟

مسلح افواج کو قومی بنانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ۲۸ مئی ۱۹۴۹ء کو اپنی رپورٹ پیش کر دی ۔۔۔ تجاویز منظور کر لی گئی ہیں۔ مسلح افواج کو چند اسامیوں کے سوا ۱۹۵۰ء کے آخر تک قومی ۔۔ دیا جائے گا۔

ہندوستان پاکستان کو ۔۔ ہزار ٹن لوہے اور فولاد کے علاوہ جس کا ذکر حالیہ تجارتی معاہدہ میں کیا گیا ہے، ۴۰ ہزار ٹن کی وہ باقی مقدار بھی دے گا۔ جو پاکستان کو موصول نہیں ہوئی۔

ہندوستان نے پاکستان کو ۰۰۰ ۴۲۰ ٹن کوئلہ دینے کا وعدہ کیا، پاکستان ہندوستان کو خام پٹ سن کی ۴۰ لاکھ گانٹھیں اور ۲۰۰۰۰۰ من لاہوری نمک دے گا۔

پاکستان کی جنگلاتی کانفرنس نے جنگلات کو ترقی دینے کے لئے اہم تجاویز منظور کی ہیں۔ تحقیقی کام پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ میں ہوگا۔ جس کی کئی شاخیں ہوں گی۔ کل پاکستان فارسٹ سروس بھی قائم کی جائیگی۔

تجویز ہے کہ صوبہ سرحد کے سرحدی علاقوں نیز بلوچستان میں سرکاری خرچ پر اون کاٹنے کے دو مرکز قائم کئے جائیں۔ جن پر تقریباً ۱۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

صوبہ سرحد میں چھ اور بلوچستان میں چار ایسے مرکز قائم کئے جائیں گے۔ جن میں نہ صرف چیزیں تیار کی جائیں گی۔ بلکہ حرفے بھی سکھائے جائیں گے۔

وادی کاغان، ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) میں بھیڑوں کی نسل کو بہتر بنانے کے لئے "دگر ہنو" نسل کی بھیڑوں کے گلے پالنے کی اسکیم شروع کی جائے گی۔

جذام کی بیماری زیادہ تر گرم ممالک میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں تقریباً ۵۰ لاکھ اور برصغیر پاکستان و ہند میں تقریباً دس لاکھ جذامی ہیں۔ مشرقی پاکستان میں یہ مرض خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

پہلا جذام گھر انیسویں صدی کے اوائل میں کلکتہ میں قائم ہوا۔ ۱۸۶۹ء میں انسداد جذام کے لئے ایک مشن قائم کیا گیا۔ جس کے تحت چمبا میں ایک جذام گھر قائم کیا گیا اور ۱۹۲۶ء تک ۱۳۲ ادارے قائم ہو گئے۔

برٹش امپائر لیپروسی ریلیف ایسوسی ایشن ۱۹۲۴ء میں لندن میں قائم ہوئی اور ۱۹۲۵ء میں اسکے تحت انڈین کونسل قائم ہوئی اور اب پاکستان کونسل بھی قائم ہو گئی ہے۔

بچوں پر جذام کی متعدی بیماری کا اثر جلد پڑتا ہے۔ اگر انہیں جذامیوں کے پاس رہنے دیا جائے تو ۸۰ فیصدی اس بیماری پر مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پاکستان کی صنعتی مالیاتی کارپوریشن کا قانون مجریہ ۱۹۴۹ء ۱۵ جولائی ۱۹۴۹ء سے نافذ ہوگا۔ یہ ادارہ صنعتی ترقی کے لئے قرضے دیگا۔ اس کا منظور شدہ سرمایہ تین کروڑ روپیہ ہوگا۔ ایک حصہ کی قیمت پانچ سو روپے ہے۔ ۵۱ فی صدی حصے حکومت خریدے گی۔

اقوام متحدہ کا تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارہ ترقی یافتہ ملکوں کو صنعتی تربیت اور صنعتی ترقی کیلئے ۶ لاکھ ڈالر کی رقم دینے والا ہے

پاکستان کی چائے، پارچہ بافی اور پٹ سن کی صنعتوں نیز ریلوں، آبی راستوں اور دیگر متفرق حرفوں میں ۱۱ لاکھ مزدور کام کرتے ہیں

اٹک آئل کمپنی لمیٹڈ کے شعبہ ڈرلنگ (برمانے کا کام) میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کمپنی انتظامی اور فنی دونوں شعبوں میں پاکستانیوں کو تربیت دے رہی ہے۔

درخواست دعا: میں عرصہ آٹھ ماہ سے سالی سینی ٹوریم میں داخل ہوں۔ لیکن ابھی تک صحت کو کچھ فائدہ نہیں۔ حالت بدستور ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ التجا ہے کہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمود حسن بنی اسرائیل لوئر وارڈ ۱۲ سالی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۴۳۵ میں مرزا عبد السمیع ولد مرزا عبد الکریم صاحب عمر ۲۹ سال سکونت حال مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۷۲ بہتر روپیہ معہ الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ مرزا عبد السمیع گواہ شد: علیم الدین گواہ:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۴۳۷ میں ریشم بی بی زوجہ چوہدری محمد خاں عمر ۴۰ سال بیداد پور ڈاکخانہ کھٹیالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۷/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ اور مبلغ پانچ صد روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے کل میزان مبلغ ایک ہزار -/۱۰۰۰ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد) اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔

الامۃ:۔ ریشم بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ خاوند موصی محمد خاں بقلم خود گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۳۸ میں چوہدری محمد خاں ولد شیر محمد مرحوم سکنہ بیداد پور ڈاکخانہ کھٹیالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے غیر منقولہ جائداد ۷۵ ایکڑ مزارعہ اور ۵۰ ایکڑ غیر مزارعہ مکان رہائشی پختہ ایک کنال منقولہ جائداد بھینس ۵ عدد دودھ دینے والیاں بیل ۷ عدد گھوڑی ایک عدد گائے دو عدد کٹیاں دو عدد، منقولہ جائداد کی قیمت مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ ہے غیر مزارعہ و مزارعہ کی قیمت مبلغ تیس ہزار -/۳۰۰۰۰ روپیہ مکان پختہ تین ہزار روپیہ۔ کل میزان ۳۵۰۰۰ ہزار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اسقدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی

المرقوم:۔ ذکاء اللہ العبد:۔ محمد خاں گواہ شد: ولایت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ ثناء اللہ بقلم خود بھتیجا حقیقی وصیت کنندہ۔

وصیت نمبر ۱۱۴۳۹ میں علی اکبر شاہ صاحب ولد لعل شاہ صاحب مرحوم عمر ۲۸/۲۹ سال سکنہ مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۴۸ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت حسب ذیل جائداد غیر منقولہ ہے۔ تقریباً ایک بیگھہ زمین ہے جسکی قیمت تقریباً چار صد -/۴۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ علی اکبر شاہ موصی پولیس تھانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ مرزا عبد السمیع سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۴۱ میں مستری علم الدین مہاجر ولد مستری فضل دین عمر ۴۰ سال سکنہ لدھیانوی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۴۸ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد ۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل

خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ العبد علم بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالسلام اسلم واقف زندگی جسونت بلڈنگ گواہ شد:۔ مرزا عبدالسمیع سیکرٹری مال مریدکے۔

وصیت نمبر ۱۱۲۴۲ میں مستری محمد دین صاحب ولد مستری فضل دین مرحوم عمر ۳۰ سال سکنہ لدھیانوی ورک ڈاکخانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۴۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مستری محمد دین نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ مستری محمد علی موصی حقیقی برادر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۴۴ میں حسین بی بی زوجہ منشی محمد علی صاحب عمر ۴۸ سال بلاک ۲۷ ڈیرہ غازی خاں ڈاکخانہ خاص ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرا حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۲۰/- روپیہ ماہوار پر زنانہ ہسپتال جامپور میں ملازم ہوں ہے۔ ان ہر دو کے متعلق ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ میرے بعد میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہونگے۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اور حق مہر ۱/۱۰ حصہ ۵۰/- روپیہ انشاء اللہ باقساط ادا کرتی رہوں گی۔ لہذا یہ وصیت بقائمی ہوش و حواس تحریر کر دی ہے۔ العبد:۔ حسین بی بی

گواہ شد: محمد عثمان پنشنر مدرس و سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

گواہ شد: محمد علی خاں سکنہ بلاک ۲۷

داخل دفتر ہونے والی وصایا!

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۱۵ ب الف کے ماتحت۔ بوجہ عدم تکمیل داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی وصیت کرنا چاہے۔ تو نئی وصیت تحریر کر کے بھیجے۔ پرانی پر اب کوئی کاروائی نہ ہوگی۔

نمبر شمار	نام	نمبر وصیت
(۲۹)	محمد ابراہیم صاحب۔ کریم پور ضلع جالندھر	۹۷۶۱
(۳۰)	مہرالنساء صاحبہ بیوہ عبدالستار صاحب لنگڑوعہ	۹۷۹۲
(۳۱)	مہتاب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری شریف احمد خان صاحب لنگڑوعہ	۹۷۹۵
(۳۲)	مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالستار صاحب "	۹۷۹۴
(۳۳)	نثار احمد خان صاحب ھنگوال	۹۸۹۹
(۳۴)	شیخ نور دین صاحب مریح	۹۸۹۸
(۳۵)	نعمت بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری مہدی خان صاحب لنگڑوعہ	۹۷۹۹
(۳۶)	نواب بی بی صاحبہ زوجہ عمر دین صاحب بینی بانگر	۹۵۰۶
(۳۷)	چوہدری ننھے خان صاحب غازی کوٹ ضلع گورداسپور	۹۴۹۷
(۳۸)	نیک محمد صاحب گلانوالی	۸۳۷۱
(۳۹)	میاں جی نور احمد صاحب محمود پور	۸۳۶۸
(۴۰)	نصیر احمد صاحب ولد رحمت علی صاحب دارالرحمت	۸۲۵۷
(۴۱)	نواب بی بی صاحبہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب دارالسعۃ	۸۱۷۷
(۴۲)	نواب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب سٹھیالی	۸۱۷۶
(۴۳)	نواب بی بی صاحبہ زوجہ چراغ دین صاحب مسجد فضل	۷۸۷۰
(۴۴)	نواب دین صاحب دھرم کوٹ بگہ	۷۸۰۳
(۴۵)	دریام دین صاحب دارالبرکات	۹۹۰۸
(۴۶)	شیخ محمد الدین صاحب ولد شیخ مہتاب خان صاحب کھارا	۹۲۳۷
(۴۷)	محمد شفیع صاحب ننگر	۸۹۰۰
(۴۸)	محمد حسین صاحب مانک مزرعہ ضلع لدھیانہ	۹۱۱۷
(۴۹)	قاضی محمود احمد صاحب شوکت امرتسری	۸۷۶۶
(۵۰)	مبارک احمد صاحب لدھیانہ	۸۸۲۸
(۵۱)	مسعود احمد صاحب طالب پور کھنال	۸۷۵۰
(۵۲)	محمد بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں	۸۰۶۲
(۵۳)	محمد حسین صاحب تلونڈی جھنگلاں	۸۳۶۱
(۵۴)	مہتاب بی بی صاحبہ زوجہ چراغ دین صاحب قادیان	۸۳۶۲

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وفات

میری رفیق حیات محترمہ اقبال بیگم ساکن قادیان بمقام منزل محلہ دارالفضل ۳ جولائی ۱۹۴۹ء کو بروز اتوار دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہوگئی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھی اور بڑی خوبیوں کی مالک تھی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار موصیہ از میجر محمد سعید 603 اے۔ ڈی کیمپ ملیر

۲۔ مولوی ابوالحسین صاحب احمدی بورجسبٹرار نیترکونہ ضلع میمن سنگھ مشرقی بنگال کی دختر نیک اختر رافعہ بیگم صاحبہ جو کہ میمن سنگھ ودیا موئی گرلز اسکول میں جماعت IX میں پڑھتی تھی ایک بہت نیک اچھی لڑکی تھی۔ ۲۲ روز ٹائیفائڈ سے بیمار رہ کر ۲۹/۶/۴۹ اپنی مولا سے حقیقی کی طرف رحلت کر گئی ہے۔ احمدیوں کی کمی کی وجہ سے جنازہ صرف پانچ احمدیوں نے پڑھا۔ درخواست ہے کہ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت فرماویں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ متعلقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ خاکسار علی انور میمن سنگھ بنگال)

۳۔ میرے محترم خسر صدرالدین صاحب لعارضہ ٹائیفائڈ ۲ ماہ بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ مرحوم نہایت نیک آدمی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد امین سیالکوٹ

۴ نزد جامعہ مسجد۔ شہر ڈیرہ غازیخاں
بقلم خود ۲۸/۱۰/۴۸

اعلان ضروری

شیخ غلام مجتبےٰ صاحب ولد شیخ غلام محمد صاحب سابق ملازم دواخانہ نور الدین کے خلاف مکرم محمد حسین صاحب پولیس ڈپٹی انسپکٹر بازار گوالمنڈی لاہور نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ مبلغ تین صد روپے (300) لیکر روپوش ہوگئے ہیں۔ چونکہ معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکے گی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شیخ غلام مجتبےٰ صاحب مذکور مؤرخہ ۵/۸/۴۹ کو بوقت ۸ بجے صبح کو دارالقضاء ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں تشریف لا کر مقدمہ ہذا کی پیروی کریں۔ ورنہ یکطرفہ کاروائی کی جائے گی۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد مرزا محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حلقہ محمود آباد ضلع جہلم حال فتح پور ضلع گجرات عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ بیماری لمبی صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔ اور آپ بے حد کمزور ہوگئے ہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

مرزا محمد لطیف اکبر مولوی فاضل متعلم جامعہ احمدیہ حال منزل فتح پور گجرات

دنیائے عرب میں اتحاد کا جذبہ ترقی کر رہا ہے

قاہرہ ۱۴ جولائی - اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ مارچ میں شام کے انقلاب حکومت کے بعد کے چند ہفتوں میں جو نازک فضا ہو گئی تھی اور جس نے بین العرب سیاست کو زغہ میں لے لیا تھا وہ اب صاف ہوتی جا رہی ہے اور اس کی جگہ اتحاد کا ایک نیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ عرب دارالحکومتوں کا دورہ کرنے کے بعد یہی میرے تاثرات ہیں۔ اس نے مزید لکھا ہے۔ اختلاف آراء اور ذاتی مخالفت موجودہ صورت حال کو ہنوز مکدر کئے ہوئے ہے لیکن ہر جگہ یہ ہی خیال ہے اخباروں میں جو اختلافات ا... بڑھا چڑھا کر بیان کئے جاتے ہیں وہ محض سطحی ہیں اور یہ اس اتحاد کی بنیادی پالیسی کے خلاف ہیں جو عرب دنیا میں قائم ہے۔ شام میں انقلاب حکومت نے اس کشیدگی کو اور زیادہ عروج پر پہنچا دیا جو فلسطین کی نزاکت حال کا قدرتی نتیجہ تھی۔ پھر اس کے بعد جس طاقت کے ساتھ شام کے نئے رہنما کرنل حسنی زعیم نے مصر اور سعودی عرب کے گروپ کی حمایت کی اس نے دنیائے عرب ہی میں شکاف کو وسیع کر دیا۔ بہرحال اس کا اثر مختلف ہوا دنیائے عرب میں کوئی بھی ملک اس قسم کی پالیسی اختیار نہیں کر رہا ہے۔ جو کسی دوسری عرب ریاست کے ساتھ ٹکراؤ کا باعث ہو۔

آسٹریلیا کی راکٹ رینج کیلئے پانی

کینبرا ۱۴ جولائی - جنوبی آسٹریلیا میں دوسرا راکٹ رینج کے لئے بہت دور سے پانی لانا پڑا۔ پانی دریائے مرے سے حاصل کیا گیا۔ اور ۱۱۰ میل طویل نل کے ذریعہ سے اسے سائنسدانوں اور کاریگروں کے لئے شہر تک پہونچایا گیا۔ راستہ میں اسے ۱۵۰۰ فٹ بلند پہاڑ پر سے گذرنا پڑا۔ نل لگانے پر ۱۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔ (اسٹار)

لکڑی اور تانبے سے کپڑا تیار ہونے لگا

لندن ۱۴ جولائی - امریکی سائنسدانوں نے دو مصنوعی قسم کے ریشے تیار کئے ہیں۔ ان میں سے ایک ریشہ بنولے کی پروٹین سے تیار کیا گیا ہے اور دوسرا لکڑی یا روئی کی کیسلین (وہ شے ہے جس سے پودوں کا سخت حصہ بنتا ہے) سے ان کا بیان ہے کہ بنولے کی پروٹین سے بنا ہوا ریشہ سوتی کپڑے کے لئے روئی کے پودے کو دوگنا مفید بنا دیتا ہے۔ یہ خشک اون کے مقابلہ میں تین چوتھائی مضبوط ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ نرم محسوس ہوتا ہے اور اسے اچھی طرح رنگا جا سکتا ہے۔

دوسرا ریشہ لکڑی یا روئی کی کیسلین سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض دھاتوں مثلاً سیسہ تانبا اور الومینیم کے نمک سے بھی اسے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ریشہ بے زنگ ہوتا ہے اس کا رنگ استعمال شدہ دھات کے ہلکے رنگ کے مشابہ ہوتا ہے وہ اون کے ریشہ کے برابر مضبوط ہوتا ہے اور سوتی ریشہ کی تقریباً نصف مضبوطی رکھتا ہے لہذا اس مقصد کے لئے موزوں خیال کیا جاتا ہے۔ سائنسدانوں کا بیان ہے کہ یہ دو نو ریشے سوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ صرف خاص خاص چیزوں میں مستعمل ہو سکتے ہیں۔ (اسٹار)

برطانوی طیاروں سے بہتر آسٹریلوی طیارے

سڈنی ۱۴ جولائی - یہاں چند روز قبل آسٹریلیا کے بنائے ہوئے پہلے ڈی ہیویلینڈ ویمپائر جٹ طیارہ کا تجربہ کیا گیا۔ اب آسٹریلیا کے دفاعی ماہران کی کارکردگی کا معائنہ کر رہے ہیں۔ امکان ہے کہ جٹ طیارہ کی رفتار میں آسٹریلیا برطانیہ کو شکست دیدیگا۔ یہاں جس طیارہ کا تجربہ کیا گیا وہ برطانیہ کے ویمپائر ایک نشست والے تندکاری طیارہ کی ترمیم شدہ شکل ہے اس کی رفتار ۵۴۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا میں جٹ طیاروں کی ترقی کا بحرالکاہل اور مشرق بعید کے علاقوں میں ہونیوالی آئندہ جنگ پر بہت اہم اثر پڑے گا (اسٹار)

۱۹۵۱ء میں تیل کی مانگ بڑھ جائیگی

لندن ۱۴ جولائی ماہرین کے اندازے کے مطابق ۱۹۵۱ء میں تیل کی مانگ چار ارب بیرل کے قریب ہو گی اندازہ لگایا گیا ہے اس کی بدولت اگلے تین سال کی پیداوار کے علاوہ بیس لاکھ پونڈ سرمایہ اور لگانا پڑے گا۔ یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کو ۱۹۵۱ء کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ۷ لاکھ بیرل روزانہ پیدا کرنا ہو گا۔ تیل صاف کرنے کے کارخانوں میں وسعت ہی سے ایسا ہو سکتا ہے مشرق وسطیٰ کے تیل کے بڑے وسایل عراق، ایران، کویت سے مجموعی کل مقدار تیل کی آٹھ لاکھ بیرل یومیہ ہے (اسٹار)

قانون شہریت کی منظوری ایک افسوسناک واقعہ ہے

کیپ ٹاؤن ۱۴ جولائی یونائیٹڈ پارٹی کی ایک دعوت کے موقع پر یہاں فیلڈ مارشل اسمٹس نے کہا کہ قانون شہریت کا منظور ہو جانا جنوبی افریقہ کے لئے ایک بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ اس قانون کو پارلیمنٹ کے ذریعہ منظور کر کے نیشنلسٹ پارٹی نے ایک عظیم غلطی کی ہے اور اب اس کا اسباب کا اندازہ ہو رہا ہے دولت مشترکہ میں مشترکہ شہریت کے ختم ہو جانے پر فیلڈ مارشل اسمٹس نے ... افسوس کا اظہار کیا۔ قانون شہریت کے منظور ہو جانے کے بعد فیلڈ مارشل اسمٹس کی یہ پہلی بڑی سیاسی تقریر تھی۔ (اسٹار)

بلوچستان میں افغانستان کے معاندانہ رویہ کی مذمت

کوئٹہ ۱۴ جولائی - بلوچستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سردار محمد عثمان جوگیزئی نے حال ہی میں ژوب اور لورالائی کے اضلاع کا دورہ کیا۔ آج انہوں نے یہاں اسٹار کو بتایا کہ قبائلی فیڈریشن کو کسی جگہ بھی عوام کا اعتماد حاصل نہیں ہے اور وہ آخری سانسیں لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری حکومت ان کے مطالبات کو کوئی اہمیت دے گی۔ تو اس کی وجہ سے بلوچستانی باشندوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ اور اگر اس قسم کی انجمنوں کو تسلیم کیا گیا تو بوگس پارٹیوں کے بڑھنے میں ہمت افزائی ہو گی۔

افغانستان کے متعلق انہوں نے کہا کہ انہوں نے بلوچستان میں پاکستان کے متعلق اس کے معاندانہ رویہ پر سخت ناراضگی پائی۔ انہوں نے بتایا کہ برطانوی حکومت کے زمانہ میں بلوچستان سے کئی خاندان افغانستان چلے گئے تھے اب وہ افغانستان سے پاسپورٹ حاصل کئے بغیر ہی واپس آ رہے ہیں اور انہوں نے افغانستان کے متعلق غیر انسانی حکومت کے دل ہلا دینے والے قصے بیان کئے ہیں۔ (اسٹار)

انجن کا افسوسناک حادثہ

کوئٹہ ۱۴ جولائی - آج یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چند روز قبل فورٹ سنڈیمان کے قریب نیچے گذرتے ہوئے انجن پر ایک پل کے گر پڑنے کی وجہ سے ایک انجن ڈرائیور اور ایک فائرمین فوراً ہلاک ہو گئے اور ایک دوسرے فائرمین کو شدید چوٹیں لگیں۔ (اسٹار)

اکرام اللہ کی واپسی

لنڈن ۱۴ جولائی حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ واشنگٹن سے یہاں واپس پہنچے وہ کل لنڈن سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

جنرل گریسی لنڈن میں

لنڈن ۱۴ جولائی - پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے رخصت ہو کر لنڈن پہنچے۔ (اسٹار)

"سفینہ" پر پابندی کی مذمت

کوئٹہ ۱۴ جولائی آج یہاں بلوچستان جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی - جس میں مغربی پنجاب پریس مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر لاہور کے روزانہ اخبار "سفینہ" پر پابندی لگانے کی وجہ سے مغربی پنجاب کی حکومت کے اقدام کی مذمت کی گئی۔

قرارداد میں پاکستان پریس کو یقین دلایا گیا کہ انجمن پاکستان میں حاصل آزادی کے حصول اور اسے برقرار رکھنے میں پیچھے نہیں رہے گی۔ انجمن کے سیکرٹری مسٹر عبدالصمد درانی نے کہا کہ یہ اقدام پاکستان پریس کو ایک کھلا چیلنج ہے اور جمہوریت پسند اداروں کو اس کے خلاف صف آرا ہو جانا چاہئے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے ایک تاجر کا سنسنی خیز مقدمہ

کیپ ٹاؤن ۱۴ جولائی - جنوبی افریقہ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز اور پیچیدہ مقدمہ جوہانسبرگ میں شروع ہوا ہے دنیا بھر کے اسٹاک میں سرمایہ لگانے والے اس مقدمہ کا گہری دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ مقدمہ ایک کروڑ نوے لاکھ پونڈ کی کمپنی نیو یونین آف گولڈ فیلڈ لمیٹڈ کے سابق چیرمین نار برٹ اربل کے خلاف چلایا جا رہا ہے ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈھائی لاکھ پونڈ کی مالیت کی چوری اور دھوکہ دہی کی جس میں پانچ لاکھ حصص بھی آتے ہیں۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے قانون کمپنی کی خلاف ورزی کی۔ اس مقدمہ پر بارہ سو پونڈ یومیہ خرچ آ رہے ہیں اور توقع ہے کہ یہ مقدمہ چار ماہ تک چلے گا۔ بارہ بیرسٹر اس میں حصہ لے رہے ہیں اور گواہیاں بجلی کے ذریعہ سے ریکارڈ کی جائیں گی۔ دنیا کے سرمایہ لگانے والوں پر اس کا برا اثر پڑا ہے۔ کیونکہ یونین کے حصص گر گئے۔ جنوبی افریقہ کے بس چلانے والے اور دکانوں کے ملازمین گھبراہٹ میں حصص فروخت کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

دنیا میں سنیما دیکھنے کا مرض بڑھتا جا رہا ہے

لنڈن ۱۴ جولائی - ابھی حال ہی کے ایک تخمینے کے اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں سنیما بینی کا مرض بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۴۹ء کے شروع میں دنیا بھر میں سنیماؤں کی کل تعداد اندازاً نوے ہزار ستانوے تھی۔ جس میں تقریباً چار کروڑ نوے ہزار افراد بیک وقت بیٹھ سکتے تھے۔ ان اعداد و شمار میں دنیا کے کونے کونے کے ایک سو سولہ ممالک شامل ہیں۔ گذشتہ دو سال میں سنیماؤں کی تعداد میں مشرق قریب و جدید اور جنوبی بحرالکاہل میں اضافہ ہوا۔ اس مرض کا سب سے زیادہ اضافہ ہندوستان و پاکستان میں ہوا ہے۔ تقسیم سے پہلے ۱۹۴۷ء میں یہاں ۱۷۰۵ سنیما گھر تھے۔ اب ہندوستان میں ۱۴۸۰ سنیما گھر ہیں جن میں بارہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار دو سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اور پاکستان میں سنیما گھروں کی تعداد ۳۵۲ ہے جس میں ۸۸ ہزار نشستیں ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں دس لاکھ نشستوں کے ۸۷۷ سنیما ہیں۔ (اسٹار)

دمشق ۱۴ جولائی - حکومت برطانیہ نے حکومت شام سے کہا ہے کہ وہ ان تمام اشیاء کی فہرست ارسال کرے جو شام درآمد کر سکتا ہے اور یہ بتائے کہ ان اشیاء پر کتنا محصول لگے گا۔ اور حکومت کس سکہ میں ادائیگی چاہے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس درخواست پر غور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)